ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

حمیرا سلیمان
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
ڈاکٹر میمونہ سبحانی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ڈپٹی نذیر احمد کے ناول "توبۃ النصوح" اور "فسانہ مبتلا" کا جائزہ
(تکنیک اور لوکیل کے تناظر میں)

Humera Suleman
Ph.D Scholar, Urdu, Government College University Faisalabad
Dr. Mamuna Subhani*
Associate Professor, Urdu, Government College University Faisalabad
***Corresponding Author:**

Review of Deputy Nazeer Ahmad's Novel "Toubat al-Nusuh" and "Fasana Mubtala" (In terms of technique and locale)

It is crucial to understand the location and the technique of writing any novel or fiction since it explains the writer's understanding of his surroundings and the grip he has on his characters. The purpose of this paper is to examine the technique and location of Deputy Nazeer Ahmad's novels "Toubat al-Nusuh" and "Fasana Mubtala." In "Toubat al-Nusuh," Deputy Nazeer Ahmad employs a unique writing technique that captures the essence of storytelling. The novel is set in a rural village, providing a vivid portrayal of the local culture, traditions, and way of life. In Fasana Mubtala with a combination of first-person narration and multiple perspectives, Ahmad creates a dynamic and engaging narrative. Additionally, the novel is set in a bustling city, offering a rich depiction of the urban environment and

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15

its social dynamics. The local events and little unique things make the writing a historical piece that stores the culture of the people.

Key Words: *Novel, Deputy Nazir Ahmad, Location, Culture, technique.*

ڈپٹی نذیر احمد بھارت کے ضلع بجنور کی تحصیل نگینہ کے گاؤں ریہر میں ۱۸۳۰ء کو پیدا ہوئے اور ۱۹۱۲ء میں دہلی میں انتقال ہوا۔[۱] ڈپٹی نذیر احمد نے ایسے جاگیر دار نظام میں پرورش پائی۔ جدید علوم سے فہم و فراست حاصل کی لیکن انگریزی تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی انگریزی زبان کی کمی کو محسوس کیا تو جلد ہی اس قابل ہو گئے کہ انگریزی عبارت کے معانی و مطالب پر عبور حاصل ہو گیا۔ مغرب کے انگریزی ادب سے یہ بات عیاں ہوئی کہ اپنے مقصد، خیال اور بیان کو بذریعہ قصہ بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس سے قومی اصلاح کا کام لیا جا سکتا ہے۔ نذیر احمد ان متوسط لوگوں میں سے تھے جو محنت کے بل بوتے پر ترقی کی منازل طے کرتے ہیں۔ معاشی لحاظ سے انھوں نے پستی سے بلندی کا سفر کیا۔ راستے میں آنے والی تمام مشکلات کا مقابلہ کیا۔ یوں زندگی کی اونچ نیچ، سماجی اور تعمیری صلاحیتوں کو سمجھنے کا درس ملا۔ حالات کے پیشِ نظر نذیر احمد کو ہندوستان کے درسی نصاب سے اختلاف تھا۔ وہ اسے بے سلیقہ اور بے راہ روی کا باعث سمجھتے تھے۔ اس لیے انھوں نے اپنی بیٹی کی اصلاح کے لیے پہلا مختصر ناول لکھا جس کی بنیاد پر آپ اُردو کے پہلے ناول نگار کہلائے۔ ناول کو حقیقی زندگی سے قریب تر لائے۔ ان کے ناولوں کا مقصد اخلاقی اور اصلاحی تربیت ہے یہ پہلے ناول نگار ہیں جنہوں نے تانیثیت کا منشور بنایا۔ ڈپٹی نذیر احمد کے سامنے کسی تخلیق کار کا ناول تھا۔ جس کو نمونے کے طور پر سامنے رکھ کر اپنا ناول تخلیق کرتے۔ انھوں نے اپنی دختر کی تعلیم و تربیت کے لیے اپنے خیال، اقدار اور روایات کو قصّے کی صورت بیان کیا۔ ڈپٹی نذیر احمد "مراۃالعروس" کے دیباچے میں تحریر کرتے ہیں۔

> "مجھ کو ایسی کتاب کی جستجو ہوئی جو اخلاق و نصائح سے بھری ہوئی ہو اور ان معاملات سے جو عورتوں کی زندگی میں پیش آتے ہیں۔"[۲]

ان کی تحریر سے بیانیہ تکنیک پر روشنی پڑتی ہے۔ قصہ اور بیانیہ کے اوصاف ایک جیسے ہیں۔ طویل بیانیے طوالت اور مشکل الفاظ کے چناؤ کی وجہ سے اکتاہٹ کا باعث بنتے ہیں۔ اس لیے ڈپٹی نذیر احمد کے نزدیک بیانیہ دلچسپ ہونا چاہیے۔ مقصدی حصول کے لیے ڈپٹی نذیر احمد نے قصے کا چناؤ کیا تاکہ تسلسل ترتیب کے ساتھ قصے کو بیانیہ انداز سے بیان کر سکیں۔ مقصد سے جذباتی انسیت کی وجہ سے قصہ گوئی کی صلاحیت پر عبور حاصل ہے۔ یہ خوبی ان کے ہر ناول میں نظر آتی ہے۔ اس خوبی اور لگاؤ کی وجہ سے وہ اپنے بیانیے کو دلچسپی کے ساتھ لے کر چلتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15

ماخذ تحقیقی مجلہ

واقعات اور جزئیات کے بیان کے لیے الفاظ کا چناؤ اور زبان کا انتخاب سادہ اور عام فہم کرتے ہیں۔ تحریر میں موقع بر محل محاورات کا استعمال بھی نظر آتا ہے۔ زندگی سے حاصل تجربات کو بیانیہ کی تشکیل کا جز بنایا ہے۔ بیانیہ کی وجہ سے ڈپٹی نذیر احمد اپنے ہم عصروں میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ قصے کے بیان کے ساتھ ساتھ کہانی کی بُنت میں دلی کے تہذیب و معاشرت، رسم و رواج، زبان، اقدار کو بھی خوب صورت انداز میں بیان کیا ہے۔ ناول کی تکنیک کے ساتھ ناول نگار نے ناول کی لوکیل اور اس علاقے کی طرزِ معاشرت کو بھی پُر اثر انداز میں بیان کیا ہے۔

توبۃ النصوح:

ڈپٹی نذیر احمد نے اپنا تیسرا ناول "توبۃ النصوح" لکھنے کا فیصلہ "بنات النعش" کی تصنیف کے دوران میں ہی کر لیا تھا۔ اس لیے یہ ناول پہلے دو ناولوں کی ہی لڑی ہے۔ یہ ناول "توبۃ النصوح" ۱۸۷۷ء میں شائع ہوا ایک اہم اور معرکۃ الآراء ناول ہے۔ اس کا موضوع بھی مقصدی اور اصلاحی ہے۔ "اولاد کی تربیت" اس ناول کا موضوع ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تعلیم و تربیت، گھریلو زندگی کی تربیت کے ساتھ ساتھ مذہب کو بھی شامل کیا ہے۔ تاکہ مقصد کو مذہب کی آمیزش سے زیادہ فائدہ مند بنایا جا سکے۔ ڈاکٹر علی احمد فاطمی رقم طراز ہیں:

> "ان کا مقصد اصلاح ضرور تھا لیکن ایک محدود اصلاح، اسی وجہ سے ان کا مقصد تنگ ہے۔ پلاٹ کو تازہ اور زندگی کا دائرہ محدود۔"(۳)

اس ناول کو لکھنے میں ڈپٹی نذیر احمد نے صیغۂ غائب کی تکنیک کا استعمال کیا ہے۔ ساتھ ساتھ مکالموں کے استعمال نے ناول کو جاندار بنا دیا ہے۔ اس ناول میں سابقہ ناولوں کی نسبت زیادہ اچھا پلاٹ اور کردار نظر آتے ہیں۔ کردار جان دار، سلیقہ شعار اور زندگی کی امنگ لیے ہوئے ہیں۔ اس ناول میں فنی و تکنیکی حُسن پہلے سے زیادہ ہے۔ یہ ناول انفرادی اہمیت کا حامل ہے۔ ناول نگار اس میں اولاد کی تعلیم و تربیت، اقدار، عادت و اطوار اور حرکات و سکنات کا ذمہ دار والدین کو ٹھہرایا ہے کہ اولاد کی بہترین پرورش کے لیے والدین و کردار اور تربیت کا عملی نمونہ پیش کرنا ہو گا تاکہ بچے والدین کی زیرِ صحبت بہترین پرورش حاصل کر سکیں۔ اس ناول میں متوسط طبقے کو اپنا موضوع بنایا گیا ہے جس کے متعلق عظیم الشان صدیقی بیان کرتے ہیں:

> "نذیر احمد نے متوسط طبقہ کو اپنے ناول کا موضوع بنایا تھا۔ ان کے لیے ناول تھے اور ان کی اصلاح ہی ان کے پیش نظر تھی۔ چنانچہ ان ہی لوگوں کی زبان میں انہوں نے ناول لکھے۔ یہ زبان متوسط طبقہ کی عوامی زبان ہے۔"(۴)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15

اولاد کی تعلیم و تربیت کو موضوع بنانے کا مقصد اچھے معاشرے کی تکمیل تھی۔ بلاشبہ یہ ناول فنی لحاظ سے بہت اہم لیکن اس میں اخلاقی اقدار اور مذہب ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اس وقت ہندوستان نفرت اور شر کی لپیٹ میں تھا۔ اس لیے ڈپٹی نذیر احمد وسیع النظری اور دوراندیشی سے کام لیا۔ کوئی ایسا فقرہ یا بات ناول کے صفحہ قرطاس پر نہ لکھی جس سے مذہبی تعصب کا شائبہ ہو۔ بلاواسطہ طور پر ناول نگار نے مذہبی اقدار کو تقویت بخشی۔ اس مقصد کے حصول میں ناول کے حسن و توازن کو برقرار رکھا۔

ناول لکھنے کا مقصد کمال فن دکھانا نہیں بلکہ ایک اعلیٰ مقصد کا حصول ہے۔ وہ مقصد معاشرے کی مذہبی اصلاح ہے۔ اس مقصد سے گہرا اور مذہبی لگاؤ تھا۔ بیان کی ترتیب سے ناول کے مقصد کا حصول ممکن بنایا ہے۔ مقصدیت اور اصلاح کا پہلو ناول میں نمایا ہے۔

اس کہانی کے کرداروں میں تین کردار بہت اہم ہیں جن میں نصوح، گھر کا سربراہ، نصوح متوسط بقے کا لاپرواہ آدمی ہے جب علاقے میں اچانک ہیضے کی وباء پھیلتی ہے تو نصوح کا گھرانہ بھی اس زد میں آجاتا ہے۔ نصوح کا بیماری کی حالت میں دنیا کی بے ثباتی کا خیال ہے اور آخرت سے متعلق مسلسل خیال آتے ہیں۔ یکے بہ دیگرے اموات کے خوف سے نصوح خود بھی بدحواس ہو جاتا ہے۔ اسے اپنی موت نظر آنے لگتی ہے۔ اس مرض کے علاج کے سلسلے میں ڈاکٹر نصوح کو نیند کی ادویات دیتا ہے۔ جس سے وہ گہری نیند سو جاتا ہے اور خواب میں دیکھتا ہے:

> ”اتنے مجرم کہاں سے پکڑے ہوئے آئے ہیں؟ اور یہ میرے ہم وطنوں نے کیا جرم کیا کہ ماخوذ ہیں؟ اور یہ کیسے مرے تھے کہ میں ان کو یہاں خواب دہی میں دیکھتا ہوں اسی حیرت میں دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا کہ دور سے اس کو اپنے والد بزرگوار اتنی حوالاتیوں میں بیٹھے ہوئے نظر پڑے۔“(۵)

خواب میں وہ اپنے والد سے ملتا ہے اور انھیں بتاتا ہے کہ میں دنیا میں اس قدر کھو گیا تھا کہ آخرت کے لیے کوئی نیک عمل ہی نہ کیا۔ اعمال کی وجہ سے اللہ کے حضور میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہوا۔ خواب کی ہیبت نصوح پر اس طرح طاری ہوئی کہ نصوح نے مذہب سے وابستگی میں اپنی پناہ ڈھونڈی۔ بیماری کی شدت اور موت کے خوف کی وجہ سے نصوح کے ذہن میں ہر وقت موت کے بعد ہونے والے سوالات گھومتے رہتے ہیں۔ ان سوالوں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15

کے درست جواب دینے میں نصوح کی رستگاری تھی۔ خواب میں دیکھی حشر کی ہولناکیوں نے نصوح کی اضطراب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ جس سے اس کی ذہنی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی۔

نصوح خواب میں حشر کی ہولناکیاں دیکھتا ہے تو مارے خوف کے بڑابڑا کے اُٹھ جاتا ہے۔ اس خواب کے بعد اسے اپنی اصلاح کا خیال آتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح کے لیے تیار ہو جاتا ہے اور جلد ہی مسائل پر قابو پاتے ہوئے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

ناول میں مذہب کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ناول کے موضوع کے مطابق انسان کو مذہب کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے کیونکہ اللہ نے جتنی مخلوق بنائی اس کے جو نعمتیں پیدا کیں سب کا مالک اللہ رب العزّت ہے۔ بندے کے دل میں اللہ کا خوف ہونا چاہیے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔ اس خواب کے بعد نصوح اپنے افرادِ خانہ کی اصلاح کرتا ہے تاکہ اللہ کی رضا حاصل کی جاسکے۔ ابتدائی ناولوں کی طرح اس ناول کی تکنیک بھی صیغہ غائب استعمال ہوا ہے۔ سب کرداروں میں ایک مزاحیہ کردار مرزا ظاہر دار بیگ کا ہے۔ جو باقی کرداروں سے مختلف ہے۔ اس کردار کے مزاحیہ پن نے ناول کی یکسانیت کو ختم کیا ہے۔ یہ کردار نصوح کے بڑے بیٹے کلیم کا دوست ہے۔ کلیم خود شاعری کا دلدادہ ہے۔ مزاج کے اعتبار سے ہندو مسلم تہذیب کا حامی ہے۔ باپ کی منشا کے مطابق مذہب سے رغبت نہیں رکھتا بلکہ شاعری سے لگاؤ رکھتا ہے۔ کمرے میں شاعری کی کتب کے انبار ہیں۔ شاعرانہ سج دھج ہے۔ اس لیے کلیم نے اپنے کمرے کو ''عشرت کدہ'' کہا ہے۔ نصوح سمجھتا ہے کہ شاعری کی وجہ سے کلیم مذہب سے دور ہے۔ اس لیے کتابوں کو جلا دیتا ہے کیونکہ شاعری میں بے دینی، جھوٹ، لغو باتیں ہیں جو چیز مذہب سے لگاؤ نہ رکھتی ہو اسے آگ لگا دینی چاہیے۔ دینی سے دوری کا باعث بننے والے ادب کو آگ لگا دینے کے بعد کہتا ہے:

> ''جو کتابیں میں نے جلائیں، کتابیں کاہے کو تھیں، پھکڑ، گالی، ہزلیات، بڑ، بکواس، ہذیان، خرافات، میں نہیں جانتا ان میں سے کون سا نام ان کے لیے زیادہ زیبا ہے۔''(۶)

ہندووانہ عادات کی وجہ سے کلیم شاعری اور موسیقی سے بہت متاثر تھا جبکہ مسلم ہندو تہذیب کو نہیں اپنا سکتے۔ والد کی سختی سے بھی کلیم اپنی عادات بدلنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس وجہ سے ناول نگار کو کلیم کا کردار سخت ناپسند ہے۔ اس ناپسندیدگی کی وجہ سے پورے ناول میں نصوح اور کلیم کی کہیں ہم آہنگی نہیں دکھائی گئی۔ یہاں تک کہ کلیم کا انتقال ہو جاتا ہے۔ مرتے وقت کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلیم کو اپنے کیے پر شرمندگی ہے:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15
ماخذ تحقیقی مجلہ

"میں نے اپنی زندگی خرابی اور رسوائی اور فضیحت اور والدین کی نارضامندی اور خدا کی نافرمانی میں کاٹی اور ایسی ایسی ہزاروں، لاکھوں زندگیاں ہوں تو بھی اس نقصان کی تلافی کی اُمید نہیں جو اس چندروزہ زندگی میں مجھ کو اپنی بدکرداری سے پہنچا۔"(۷)

ناول نگار کا یہ تیسرا اصلاحی اور مقصدی ناول ہے۔ ناول کی کہانی میں واقعات کا تسلسل اور ربط بیانیے کو دلچسپ بنا دیتا ہے۔ کہانی کے واقعات کو سادہ الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہیں بھی بناوٹ نہیں۔ واقعات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے بے جا طوالت سے گریز کیا ہے۔ ابتداء سے آخر تک تجسس پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سیّد عبد اللہ لکھتے ہیں:

"منتہا یا climax کے لیے پڑھنے والا آخر وقت تک منتظر رہتا ہے۔ اسے کلیم کے انجام کے متعلق تشویش رہتی ہے اور یہ وہ خوبی ہے جس سے توبۃ النصوح کو کسی حد تک خشک مضمون پر مشتمل ہونے کے باوجود بہت پسند کیا جاتا ہے۔"(۸)

بیانیے کی خوبصورتی کے علاوہ ناول نگار نے فنی مہارت سے پلاٹ کو بنا ہے۔ واقعات میں تسلسل ہے ربط ہے۔ پہلے دو ناولوں کی طرح بے جا واقعات سے ناول کو طویل نہیں کیا گیا۔ بے جا پند و نصائح کو طول نہیں دیا۔ ابتداء سے آخر تک بیانیے میں وحدت کا تاثر پایا جاتا ہے۔ فنی چابکدستی سے پلاٹ اور مواد کے تسلسل میں ربط قائم کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق قصہ اور کہانی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

"نذیر احمد نے اپنا پلاٹ ڈی۔ فو سے لیا ہے لیکن اسے قصے سے بدرجہا بہتر ہے جس طرح شیکسپیئر نے بیش یا افتادہ کہانیاں لے کر انہیں اپنے ڈراموں میں کہیں کا کہیں کا پہنچا دیا ہے۔ اسی طرح نذیر احمد ڈی۔ فو کے مدہم اور ادھورے نقوش میں ایک نئی جان ڈال دی ہے۔"(۹)

ڈی۔ فو کا ناول "The Family Instructor" ہے جو تین حصّوں پر مشتمل ہے۔ ماخذ کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ناول نگار نے فنی انداز فکر اور اسلوب سے قصے کی کہانی کو قاری کے لیے دلچسپ بنایا ہے۔ ناول نگار کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جس ماحول، علاقے اور معاشرے کے واقعے کو اپنے قصّے کا حصّہ بنائے اسے اس سے مکمل واقفیت ہو۔ ڈپٹی نذیر احمد ہندوستان کے جس مذہبی اور متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ اس

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15
ماخذ تحقیقی مجلہ

کے، ماحول، حالات اور مسائل سے باخوبی واقف تھے۔ ناول نگار نے ڈرامائی انداز میں مکالمہ کے ذریعے پلاٹ کو آگے بڑھایا ہے۔

جہاں تک کردار نگاری کا تعلق ہے تو ناول نگار سادہ کردار کو بیان کرتے ہیں۔ ناول میں دو طرح سے کردار نگاری کی گئی ہے۔ تجزیاتی اور ڈرامائی انداز۔ تجزیاتی میں کردار کے احساسات، خیالت، خواہشات کا تجزیہ کرتا ہے۔ ڈرامائی انداز میں ناول نگار کردار کو آزاد کر دیتا ہے کہ اپنی عمل اور بات چیت سے دوسروں کروڑوں کو واضح کرے۔ "توبۃ النصوح" میں کردار نگاری کے دونوں طریقوں کو اپنایا گیا ہے۔

ناول کے تمام کردار بہت اہم اور متحرک ہیں نصوح تحمل، کلیم انفرادیت، نعیمہ بدمزاجی اور مرزا ظاہر دار بیگ آفاقیت کی مثال ہے۔ اس حوالے سے ڈپٹی نذیر احمد نے فطرت شناس اور عمدہ مشاہدے کا ثبوت دیا ہے۔ ایسی منظر کشی پیش کی ہے کہ اس سے بہتر منظر کشی کی ہی نہیں جا سکتی۔

فسانۂ مبتلا:

یہ ناول ۱۸۸۵ء میں شائع ہوا۔ اس میں ناول نگار نے صیغہ غائب کی تکنیک استعمال کی ہے۔ ایک سے زائد شادی کے سماجی مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ایک سے زائد نکاح سے پیدا ہونے والے مسائل اور خامیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ ناول نگار نے عمیق مشاہدہ سے دہلی کے ماحول سے آگاہی حاصل کی ہے۔ دوسرا نکاح سے پیدا ہونے والے مسائل کو بیان کیا ہے۔ "فسانۂ مبتلا" کا مرکزی کردار مبتلا ایک لڑکا ہے۔ اکلوتا ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ توجہ و پیار سے پالا گیا ہے لیکن بُری صحبت کا شکار ہو جاتا ہے جس خاندان میں شادی ہوتی ہے وہ بھی بد اخلاق اور جھگڑالو تھے۔ سو مبتلا کی بیوی کی حرکات و سکنات بھی ٹھیک نہیں تھیں۔ بدمزاجی اور پھوہڑ پن کی وجہ سے گھر میں ناچاکی رہتی تھی۔ لڑائی جھگڑے سے گھر کا ماحول پُرسکون نہ تھا۔ ماں باپ کی وفات کے بعد مبتلا نے دوسری شادی کر لی۔ چچا نے سمجھانے کی بہت کوشش کی پر بے سود۔ دوسری شادی کے بعد جھگڑے میں کمی کے بجائے اضافے کا باعث بنا کم آمدن میں دو گھروں کا خرچا کرنا آسان کام نہ تھا۔ مصنف مرکزی کردار مبتلا کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے بہت پریشان دکھائی دیتا ہے۔

"مبتلا کی عادات بگڑنے لگیں، طبیعت میں خود پرستی اور لاابالی پن نے فروغ پایا اور وہ واقعی "مبتلا" بن گیا جس میں دوراندیشی اور مصلحت بینی کی صلاحیت بالکل نہ رہی۔"(۱۰)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15
ماخذ تحقیقی مجلہ

مبتلا بہت خوب صورت تھا۔ پر بیوی اس قدر حسین نہ تھی۔ یہ ہیرو کے حُسن کے سامنے کسی کو کچھ اہمیت نہیں دیتا اور ذہنی انتشار کا شکار ہوتا ہے۔ ناول کا مرکزی کردار جمودہ کیفیت کا حامل ہے۔ یہ ناول قصّے کہانی اور حقیقت نگاری میں دلچسپ ہے۔ اس میں غیرت بیگم کا پھوہڑ پن، ہریالی کی سلیقہ مندی، ملازموں کی تیزیاں، معاشرتی آداب اور قرب وجوار کی طرز زندگی کو حقیقت نگاری کے سانچے میں ڈھال کر بیان کیا ہے۔ اس ناول کے کردار زیادہ حقیقی اور فنکارانہ ہیں۔ مبتلا کو ایسا ماحول میسر آیا جس کی وجہ سے وہ بہت سی برائیوں کا شکار ہو گیا۔ ناول پلاٹ میں تسلسل، واقفیت نگاری اور حقیقت نگاری پائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر وقار عظیم ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کی واقعیت نگاری کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

> ''داستان کی خیالی دنیا کی جگہ ان قصوں میں زندگی کی ٹھوس حقیقتیں، ان ٹھوس حقیقتوں سے دوچار ہونے والے ہم سے اور آپ سے ملتے جلتے کردار نظر آتے ہیں تو وہ محسوس کر کے خوش ہوتے ہیں کہ یہ قصے قصہ گوئی کے ایک نئے اسلوب اور فن کے ایک نئے دور کی آمد کا پیش خیمہ ہیں۔''(۱۱)

ڈپٹی نذیر احمد ہندوستانی ماحول، تمدن تہذیب سے نالاں نظر آتے ہیں۔ کیونکہ وہ مغربی وضع قطع سے کسی طور خوش نہ تھے۔ انگریزوں کے دل لبھاتے لباس اور انداز سے لوگ متاثر ہو رہے تھے۔ ناول نگار نے اس ماحول سے سمجھوتا کر کے دنیاوی فوائد حاصل کیے۔ یہ تمدنی تکنیک، ہندوستانی تکنیک سے زیادہ مضبوط ہے۔ متوسط گھرانے کا مرکزی کردار مبتلا ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد خود بھی اس طبقے سے تعلق رکھتے تھے جو بعد میں ہندوستانی سیاست کا حصہ بنے۔ شادی کے بعد مبتلا کی گھریلو زندگی میں خوشی اور سکون نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ اسی دوران وہ ایک طوائف ہریالی کی خوش گفتاری، خوش لباسی اور کوش بیانی پر فریفتہ ہو گیا۔ اس کے نسوانی ناز وادا کا اسیر ہو گیا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اشفاق خان لکھتے ہیں:

> ''مبتلا خود حسین تھا، اور حسن پرست بھی، ہریالی کی ان صفات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور پہلی ملاقات میں ہریالی کا گرویدہ ہو گیا۔ ہریالی بڑی مردم شناس ہے اور نفسیات انسانی سے بھی واقف ہے۔''(۱۲)

ڈپٹی نذیر احمد نے مس بیلی کے کردار سے عورتوں کو اصلاح دینے کا کام لیا ہے۔ یہ کردار اپنی زبان، رکھ رکھاؤ، خوش اخلاقی اور شائستگی سے عورتوں کے دل میں گھر کر لیتی ہے۔ کردار نگاری کے حوالے سے ہریالی اور

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-15

ماخذ تحقیقی مجلہ

غیر بیگم کا کردار مختلف خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہے۔ ان کے تضادات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ حیثیت طوائف ہریالی بیگم کتنی وفادار سلیقہ شعار اور محبت کرنے والی ہے۔ اس کے برعکس غیرت بیگم لاپرواہ اور احساس سے عاری خاتون ہے۔ غیرت بیگم مبتلا کی وفات کے بعد شدّت غم سے نڈھال ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مبتلا کی جدائی میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ طوائف ہریالی مبتلا کی وفات کے بعد سب کچھ لے کر چلی جاتی ہے۔ اس ناول میں مقصدیت کا پہلو بھی موجود ہے۔ جس کا کردار میر متقی نے نبھایا ہے۔ اس میں عورتوں کے سماجی مسائل تربیت اور حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں وحدت تاثر طوالت کے باعث متاثر ہوئے ہیں لیکن بیانیہ اور منظر نگاری میں ناول اپنی ایک پہچان رکھتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ https://en.m.wikipedia.org

۲۔ نذیر احمد دہلوی، ڈپٹی، مراۃ العروس، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء، ص:۳۰

۳۔ فاطمی، علی احمد، ڈاکٹر، عبدالحلیم شرر بہ حیثیت ناول نگار، کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۲۰۰۸ء، ص:۹۱

۴۔ صدیقی، عظیم الشان، اردو ناول آغاز وارتقاء، لاہور: بک ٹاک، ۲۰۱۹ء، ص:۲۰۱-۲۰۲

۵۔ نذیر احمد، ڈپٹی، کلیاتِ ڈپٹی نذیر احمد، لاہور: خزینہ علم وادب، ۲۰۰۵ء، ص:۲۳۷

۶۔ ایضاً، ص:۳۷۷

۷۔ نذیر احمد دہلوی، ڈپٹی، توبۃ النصوح، پاپولر پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۳ء، ص:۲۳۶

۸۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، نذیر احمد کے قصے، لاہور: اورینٹل کالج میگزین، بابت اگست ۱۹۲۸ء، ص:۶۴

۹۔ محمد صادق، ڈاکٹر، توبۃ النصوح کے انگریزی ماخذ، کراچی: مشمولہ: ماہ نو، دسمبر ۱۹۵۴ء، ص:۱۷

۱۰۔ ناگی انیس، نذیر احمد کی ناول نگاری، لاہور: مکتبہ جمالیات، ۱۹۸۱ء، ص:۲۴

۱۱۔ وقار عظیم، داستان سے افسانہ تک، ص:۵۸

۱۲۔ اشفاق احمد خاں، ڈاکٹر، نذیر احمد کے ناول: تنقیدی مطالعہ، علی گڑھ: علی گڑھ ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۲۰۰۰ء ص:۹۶